رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ
الفضل
قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۸؍
سہ ماہی ۳ ۱۲؍

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸؍

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مؤرخہ یکم رجب ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۰۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ر ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج تمام دن نزلہ۔ حرارت اور سستی کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ چند روز کی رخصت پر ہیں ؞

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ملک محمد عبد اللہ صاحب کو علاقہ ویرووال میں اور مولوی غلام احمد صاحب فرخ کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بسلسلۂ تبلیغ بھیجا گیا ؞

کل بابو برکت اللہ صاحب پرسنل کلرک برادر اصغر جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے کے ہاں لڑکا تولد ہوا ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کرکے تقدس کا محل تیار کرو

" انسان کا نفس اور اس کے تمام قوٰے اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی۔ اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالےٰ کی امانتیں ہیں۔ جو اس نے دی ہیں اور جس وقت وہ چاہے۔ اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے۔ کہ باریک در باریک تقوےٰ کی پابندی سے خدا تعالےٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قوٰے اور جسم اور اس کے تمام قوٰے اور جوارح کو لگایا جائے۔ اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں۔ بلکہ خدا کی ہو جائیں۔ اور اس کی مرضی سے نہیں۔ بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قوٰے اور اعضا کا حرکت اور سکون ہو۔ اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے۔ بلکہ خدا کا ارادہ ان میں کام کرے۔ اور خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مُردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور یہ خود رائی سے بے دخل ہو۔ اور خدا تعالےٰ کا پورا تصرف اس کے وجود پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اسی سے دیکھے۔ اور اسی سے سُنے۔ اور اسی سے بولے۔ اور اسی سے حرکت یا سکون کرے۔ اور نفس کی دقیق در دقیق آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتیں۔ دُور ہو کر فقط رُوح رہ جائے۔ غرض نہایت خدا کی اس پر احاطہ کرلے۔ اور اپنے وجود سے اس کو کھو دے۔ اور اس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے۔ اور سب حکومت خدا کی ہو جائے۔ اور نفسانی جوش سب مفقود ہو جائیں۔ اور الوہیت کے ارادے اس کے وجود میں جوش زن ہو جائیں۔ پہلی حکومت بالکل اٹھ جائے۔ اور دوسری حکومت دل میں قائم ہو۔ اور نفسانیت کا گھر ویران ہو۔ اور اس جگہ پر حضرت عزت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ولادت

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ لاہور کو خدا تعالیٰ نے ۴ ستمبر کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا کریں۔ ہم اس خوشی کے موقعہ پر جناب شیخ صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں ؎

اعلانات نکاح

(۱) مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل گجرات جو سلسلہ کے مشہور آنریری مبلغ ہیں کا نکاح مسماۃ زمانی بیگم صاحبہ عرف روزی دختر خان بہادر آصف زماں خان صاحب کلکٹر مرحوم سکنہ پیلی بھیت سے دس ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ ستمبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے مبارک کرے خاکسار۔ عبد الاحد مولوی فاضل قادیان

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ اگست ۱۹۳۷ء کو برادرم چوہدری علی احمد صاحب آف نئی دہلی کا نکاح محترمہ امۃ الحی صاحبہ ہمشیرہ وزیر بنت مرزا مہتاب بیگ صاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار نذیر احمد خان نئی دہلی

تمغہ تاج پوشی

صوفی محمد فضل الٰہی صاحب کلرک اکونٹس سیکشن دفتر گیریزن انجنیئر ایم ای ایس آگرہ کنٹ کو تمغہ تاج پوشی ملا ہے ؎
سکرٹری انجمن احمدیہ آگرہ

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار فضل کریم کارکن تحریک جدید (۲) خاکسار کی دوسری برانچ میں تبدیلی اور مستقل ہونے کا معاملہ افسران کے زیر غور ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی والدہ کی صحت کے لئے بھی دُعا کی جائے۔ خاکسار محمود احمد ناصر ریلوے برج کلرک راولپنڈی

دُعائے مغفرت

(۱) میرے والد شیخ محمد حسین صاحب امرتسری پٹواری نہر حال شیخوپورہ بعارضہ درد شکم معدہ بیمار رہ کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۱۹۰۷ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار احمد حسن از شیخوپورہ (۲) ۳۱ اگست میری بچی محمودہ خانم اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار اکرام اللہ وزیر آباد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۴ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؎

۱۰۵۲	محمد اشرف صاحب	ضلع گجرات	۱۰۶۳	عاشور ٹھوکر صاحب	ریاست کشمیر
۱۰۵۳	نذیر احمد صاحب	لاہور	۱۰۶۴	جنت بی بی صاحبہ	" "
۱۰۵۴	جھنگا صاحب	جالندھر	۱۰۶۵	مبارک بیگم صاحبہ	راجپوتانہ
۱۰۵۵	خان محمد حسین صاحب	بھیرہ	۱۰۶۶	محمد عمر صاحب	سنگاپور
۱۰۵۶	اہلیہ صاحبہ "	"	۱۰۶۷	کنجی علیمہ صاحبہ	پینگاڈی ملابار
۱۰۵۷	دختر "	"	۱۰۶۸	فاطمہ صاحبہ	" "
۱۰۵۸	امۃ الغفور صاحبہ	ریاست پٹیالہ	۱۰۶۹	محمد احمد صاحب	" "
۱۰۵۹	ولین صاحبہ	"	۱۰۷۰	زینب صاحبہ	" "
۱۰۶۰	کریم ٹھوکر صاحب	" کشمیر	۱۰۷۱	عائشہ صاحبہ	" "
۱۰۶۱	عزیز ٹھوکر صاحب	" "	۱۰۷۲	مرزا محمد محسن صاحب	لنڈن
۱۰۶۲	احمد ٹھوکر صاحب	" "			

جماعت ہائے انصار اللہ بیدار ہوں

اس وقت سلسلہ جن حالات میں سے گزر رہا ہے۔ وہ اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ ایک نئے جوش اور پہلے سے زیادہ سرگرمی سے اعلائے کلمۃ اللہ اور شیطان کو نیچا دکھانے کے لئے کام شروع کیا جائے۔ چنانچہ اس کے پیش نظر جماعت ہائے احمدیہ کو ضروری ہدایات بھجوا دی گئی ہیں۔ امید ہے۔ کہ عہدیداران وممبران جماعتہائے انصار اللہ نے ان پر عمل شروع کر دیا ہوگا۔ اور جن مقامات پر ابھی جماعت انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہو وہ جلد جماعت انصار اللہ قائم کرکے مطلع فرمائینگے جماعت ہائے انصار اللہ کی کارگزاری کا اندازہ ہم ان کی ماہوار رپورٹوں سے ہی کر سکتے ہیں۔ جو وہ ہمیں بھیجتے ہیں۔ سہولت کے لئے ہم نے مطبوعہ فارم ایسی رپورٹوں کے لئے بھجوائے ہیں۔ اس لئے امید ہے۔ کہ ماہوار رپورٹ سکرٹری صاحبان انصار اللہ نہایت باقاعدگی سے مطبوعہ فارموں پر بھجوایا کریں گے۔ ماہ اگست کی رپورٹیں جن جماعتوں نے ابھی تک نہیں بھجوائیں جلد روانہ کر دیں۔ اور جن کو فارم نہ پہونچے ہوں وہ فارم رپورٹ بھی منگوا لیں ؎ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا خواب

مسجد لنڈن ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء عزیز عبد الرحیم سلمہ نے بندہ کا ایک خواب الفضل میں شائع کرایا ہے۔ مجھے یہ خیال نہیں تھا۔ کہ وہ اسے اخبار میں شائع کرائے گا۔ اس لئے میں نے صرف مختصر طور پر لکھا تھا۔ اور اس کے بعض حصے چھوڑ دیئے تھے۔ مثلاً ایک حصہ یہ تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ سورج کو گرہن لگا ہوا ہے مگر کم ہو رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ سورج گرہن وچاند گرہن کے وقت صدقہ کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے اگرچہ اس وقت گرہن کم اتر رہا ہے۔ اور سورج صاف ہو رہا ہے۔ پھر بھی صدقہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے میں نے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ وہ لوگوں سے کہیں کہ صدقہ کریں۔ اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مع جماعت کے ایک مکان (ہال) میں تشریف رکھتے ہیں۔ مولوی صاحب نے لوگوں کو تو کچھ نہ کہا حضرت صاحب سے کچھ عرض کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے تو اپنی طرف سے ہدایت دیدی ہے ؎ خاکسار شیر علی عفی اللہ عنہ

375

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم رجب ۱۳۵۶ھ

ایک بالکل بے بنیاد بہتان پر "پیغام صلح" کی بیہودہ سرائی

غیر مبایعین جن کے چھوٹے بڑے اور امیر و غریب کی ہمدردی کا سیلاب سمٹ سمٹا کر عبدالرحمٰن صاحب مصری کی طرف بہہ رہا ہے۔ ان دنوں کچھ ایسے جھلائے ہوئے ہیں۔ کہ سوائے جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کرنے۔ اور بہتان تراشنے کے انہیں کوئی کام ہی نہیں۔ بدگوئی اور افترا پردازی میں مہارت رکھنے والے سارے کے سارے اور ان کا "سہ روزہ آرگن" شروع سے لے کر آخر تک اسی کے لئے وقف ہو چکا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں سے تنگ آ کر یہ آخری بازی لگا رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اس وقت جبکہ دوسرے معاندین بھی احمدیت کے خلاف زور لگا رہے ہیں۔ وہ بھی ان خاک اڑانے والوں میں نہ صرف شامل ہو جائیں۔ بلکہ ان کے پیش رو بن جائیں گے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے نور کو سعید الفطرت لوگوں کے قلوب تک پہونچنے سے روک دیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ احمدیت وہ پودا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لگایا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے اکھیڑ نہیں سکتی وہ بڑھیگا پھُولے گا۔ اور پھلے گا۔ مشکلات۔ اور مصائب کا آنا تو لازمی ہے۔ لیکن پرکاہ کی طرح ان کا اڑ جانا اور مزید ترقیات کے دروازے کھُل جانا یقینی ہے۔ اور اس کا تجربہ ہم ابتدائے احمدیت سے اس وقت تک کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کونسا زمانہ گزرا ہے۔ جب احمدیت کی اپنے اپنے رنگ میں انتہائی مخالفت نہیں کی گئی۔ لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ احمدیت کے بڑھتے ہوئے قدم کو کوئی روک سکا۔ پھر قریباً نصف صدی سے خدا تعالےٰ کی اس تائید اور نصرت کا مشاہدہ کرتے ہوئے ہم ہر مخالفت کو کامیابیوں کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں۔ اور جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ احمدیت کے خلاف جو بھی دشمن کھڑا ہوتا ہے۔ وہ کھلم کھلا باطل کا سہارا لے کر کذب کو پشت پناہ بنا کر اور افترا پردازی سے کام لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ تو احمدیت کی کامیابی سامنے کھڑی دکھائی دیتی ہے۔

حال میں غیر مبایعین کے "آرگن" "پیغام صلح" نے اس کذب بیانی پر ایک نہایت ادنےٰ درجہ کے اخبار "ٹروتھ" کے حوالہ سے بے حد شور مچایا ہے۔ کہ "قادیانی جماعت کی طرف سے لاہور کے متعدد ہندو مسلمان اخبارات میں پچھتر ہزار روپے کی رقم خطیر تقسیم کی گئی ہے"۔ چونکہ یہ سراسر غلط۔ اور بالکل بے بنیاد اتہام ہے۔ اس لئے "پیغام" کو اس کی ذمہ واری سے بچنے کے لئے ایک طرف تو یہ لکھنا پڑا۔ کہ "ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ "ٹروتھ" کا یہ بیان کس حد تک حقیقت پر مبنی ہے۔ اور اس کے ذرائع معلومات کیا ہیں"۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے خلاف جذباتِ کینہ و بغض کی تسکین کے لئے یہ بھی لکھ دیا۔ کہ :-

"بعض اخبارات کی روش میں فوری اور ناقابلِ فہم تبدیلی اس خبر کی اہمیت کو بڑھا رہی ہے"۔

پھر اخبار "زمیندار" کا خاص طور پر ذکر کر کے لکھا ہے۔ کہ :-

"کچھ عرصہ سے جناب خلیفہ صاحب قادیان۔ اور ان کی جماعت کے متعلق زمیندار کی روش میں نمایاں تغیر آ گیا ہے"۔ اور بالآخر دریافت کیا ہے "کیا زمیندار کی روش میں اس تغیر کا باعث وُہی عادت تو نہیں۔ جس کی وجہ سے صاحب زمیندار کو گدائے لم یزل کا مشہور تاریخی خطاب مل چکا ہے"۔

ناظرین! غور فرمائیں۔ ایک ایسی افترا پردازی جس کے متعلق "پیغام" کو بالفاظ خود اتنا بھی علم نہیں۔ کہ وہ "کس حد تک حقیقت پر مبنی ہے"۔ جب اس کے لئے اس قدر غیظ و غضب کے اظہار کی بنیاد بن سکتی ہے اور وہ اس سے کئی ایک الزام تراش سکتا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس میں حق و انصاف کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہ گیا۔ اور جماعت احمدیہ کی عداوت اور دشمنی نے ان لوگوں کو بالکل سیاہ دل بنا دیا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ جس بات کو ان کا آرگن خود درست قرار نہیں دیتا۔ اسی کی بناء پر جھوٹ کا ایک طومار کھڑا کیا جاتا ہے۔

باقی رہا ۷۵ ہزار کا معاملہ۔ اس کے متعلق مختصر گزارش یہ ہے۔ کہ ۷۵ ہزار چھوڑ ایک کوڑی بھی کسی اخبار کو اس لئے نہیں دی گئی۔ کہ وہ ہمارے معاملہ میں خاموشی اختیار کر لے۔ اگر کسی میں ہمت ہو۔ تو ہمارے اس اعلان کے خلاف کوئی ثبوت پیش کرے۔ ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے وعید سے ڈرے۔ "پیغام" نے اس جھوٹے اور بے بنیاد الزام کی تائید میں سب سے بڑی دلیل ہمارے متعلق "زمیندار" کی روش پیش کی ہے۔ اور بین السطور یہ الزام لگایا ہے۔ کہ ہم نے اسے ۷۵ ہزار میں سے ایک کافی رقم اس لئے دی ہے۔ کہ وہ اپنی بدزبانیوں اور بدگوئیوں کا رُخ نعوذ باللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہٹا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دے۔ العیاذ باللہ حالانکہ ہم انہی دنوں کئی ایک مضامین کے ذریعہ حکومتِ پنجاب کو "زمیندار" کے اس نہایت ہی دل آزار رویہ کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ کیا کسی عقل و فکر میں یہ بات آ سکتی ہے۔ کہ ایک طرف تو ہم "زمیندار" کے خلاف اپنے غم و غصہ کے جذبات کا اظہار کریں۔ اور حکومت کو توجہ دلائیں۔ اور دوسری طرف اسے بہت بڑی رقم اس لئے دیں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدزبانی کرے۔ مگر غیر مبایعین کے نزدیک یہ بالکل ممکن ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف "زمیندار" کی بدزبانی کو دیکھ کر ان کے کان پر جُوں بھی نہیں رینگی۔ ادھر "زمیندار" نے بھی مولوی محمد علی صاحب کے متعلق جنہیں وہ پادری محمد علی کے خطاب سے مخاطب کیا کرتا اور آئے دن تمسخر اڑاتا رہتا تھا۔ عرصہ سے کوئی ناگوار لفظ استعمال نہیں کیا اگر غیر مبایعین نے "زمیندار" کی روش میں یہ تبدیلی کوئی رقم پیش کر کے کرائی ہے۔ اور وہ اس کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ تو بھی ہمارے متعلق انہیں اس قسم کا الزام لگانے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ "زمیندار" کی روش ہمارے لئے آج بھی نہایت تکلیف دہ اور دل آزار ہے۔ اور ہم پورے زور کے ساتھ ابھی ابھی اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافقین کا نیا فتنہ

اور اسکے متعلق

قرآن شریف کی شہادت

از صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔اے

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لھم نصیرا۔ (النساء ۱۴۵)

پیسے کچھ بگڑے کہ اب بنا نظر آتا نہیں
آہ کیا سمجھے تھے ہم اور کیا ہوا ہے آشکار
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

شیطان کے حملے

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر موجودہ زمانہ تک یعنے جب سے کہ اسمائے الٰہی کی تجلی دنیا میں ظاہر ہونی شروع ہوئی ہے اس وقت سے آدم ثانی کے ظہور تک شیطان بھی اپنی ساری فوجوں سمیت اپنے شیطانی کاموں میں ہمہ تن مشغول رہا ہے اور مشغول ہے۔ وہ کونسا حربہ ہے جو انہیں نے اٹھا رکھا ہو۔ وہ کبھی سامنے سے مخالفانہ رنگ میں حملہ کرتا ہے کبھی پیچھے سے منافقت کی نقاب میں چھپتا ہوا حملہ آور ہوتا ہے۔ وہ کبھی دائیں سے حملہ کرتا اور ہمیں اعمال صالحہ سے روکنے کی کوشش کرتا ہے کبھی بائیں جانب سے حملہ کرتا اور اعمال سیئہ کی ترغیب دیتا ہے اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا خبیث کا طیب سے فرق کیا جائے۔ خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا ہو۔ اور باوجود انتہائی کوششوں کے شیطان اپنی آخری جنگ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت سے کرنی تھی بری طرح پسپا ہو۔ اسلام۔ ہدایت اور روشنی پوری شان سے دنیا پر حکومت کریں۔ اور کفر گمراہی اور تاریکی دور ہو۔ واللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ مگر ابلیس مختلف طریقوں سے انسان پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور گوناگوں بھیس میں وہ انسان کے سامنے آتا۔

اور قرب الٰہی اور رضائے الٰہی کے راستہ کو اس کے لئے مسدود کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر اس وقت مجھے ابلیس کے منافقانہ حربوں کے متعلق کچھ کہنا ہے وباللہ التوفیق

جماعت احمدیہ کے خلاف نیا فتنہ

انبیاء دنیا میں صلح اور محبت قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور یہ صلح اور محبت رضائے الٰہی کے حصول کا ایک زینہ ہوتی ہے۔ انبیاء اور ان کی جماعتیں افراد سے نہیں بلکہ شیطانی کاموں سے نفرت کرتی ہیں۔ اور اس نفرت کا دلیری سے اظہار کرتی ہیں۔ ہم۔ خدا کے پیارے حضرت مسیح علیہ السلام کی جماعت بھی ایک نئے فتنہ میں سے گزر رہے ہیں۔ اور ضروری تھا۔ کہ ایسا ہوتا خدا تعالےٰ کے مونہہ کی باتیں پوری ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام الٰہی وعدہ کی بناء پر فرماتے ہیں:۔

”یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔“

پس ضروری ہے کہ ہمیں ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑے۔ ہمیں خوف یہ نہیں۔ کہ کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو نقصان نہ پہنچے۔ ہماری بحیثیت جماعت فتح مقدر ہے۔ اور ہو کر رہے گی انشاء اللہ العزیز۔ اگر ہمیں کوئی خوف ہے تو صرف یہ کہ کہیں ہم ان ذمہ واریوں میں سستی نہ دکھائیں جو ایسے وقت ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اور ان ذمہ واریوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

ہم منافقین کے متعلق قرآنی تعلیم کو جماعت اور غیروں کے سامنے رکھیں۔ تا ان پر اس قسم کے فتنہ کی حقیقت ظاہر ہو جائے اور تا ہر عقلمند جان لے۔ کہ ایسے فتنوں کے اٹھانے والوں کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں کیا ارشاد فرماتا ہے۔

قرآن میں منافقین کا ذکر

قرآن کریم میں نفاق سے بچنے پر جس قدر زور دیا گیا ہے۔ اور تاکید کی گئی ہے۔ شائد ہی کسی اور گناہ سے بچنے کے متعلق اس قدر تاکید سے اور اس قدر تکرار سے کہا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں منافقین کا پورا نقشہ کھینچتا ہے۔ اور ان کی بہت سی ایسی علامتیں بتاتا ہے جن سے ایک مومن اور منافق میں فرق کیا جا سکے۔ ان علامات میں سے میں چند ایک احباب جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ تا کمزوروں کو قوت ایمانی حاصل ہو۔ اور تا جماعت جان لے۔ کہ کس طرح یہ علامات موجودہ منافقین پر صادق آتی ہیں۔ اور کس طرح موجودہ منافقین گزشتہ منافقین کے رنگ میں رنگین ہیں۔ اور تا آئندہ کے لئے بھی جماعت ایسے فتنوں کے وقت ان کے مقابلہ کے لئے اپنے کو پہلے سے بھی زیادہ تیار پائے۔

منافقین کی پہلی علامت

اللہ تعالےٰ سورۂ توبہ میں منافقین کی علامات میں سے ایک یہ بیان فرماتا ہے۔ ان تصبک حسنۃ تسوٴھم کہ اگر مومنین کو کوئی بھلائی پہونچے۔ ان کے مال ان کی اولادوں یا ان کی کوششوں میں برکت ڈالی جائے تو منافقین حسد کے مارے جل اٹھتے ہیں۔ اور جماعت اور مومنین کی ترقی سے انہیں بہت دکھ پہونچتا ہے۔ منافقین جماعت احمدیہ کے حالات پر نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا یہ آیت انہی کے متعلق نازل کی گئی تھی۔ مومنین کا تعجب اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ منافقین کا حسد اس ذات کے ساتھ ہے۔ جس کی ترقی خاص طور پر فضل الٰہی پر دلیل ہے۔ یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات۔ اللہ تعالےٰ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرماتا ہے۔ ”وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرماتے ہیں ؎

”کران کو نیک قسمت دے انکو دین و دولت“
”دے اسکو عمر و دولت کر دور سب اندھیرا“

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان دعاؤں کے قبول ہونے کی بشارت بھی دیجاتی ہے مگر جب الٰہی وعدہ ایک حد تک پورا ہوتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں شرف قبولیت پاتی ہیں۔ تو منافقین حسد کے مارے جل اٹھتے ہیں اور اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ”انہوں نے کوٹھیاں بنوالیں موٹریں رکھ لیں۔ زمینیں لے لیں جائدادیں بنالیں“۔ کاش احمدی کہلا کر انہیں کم از کم الٰہی وعدوں اور اپنے آقا کی دعاؤں کا ہی کچھ پاس ہوتا ؛

دوسری علامت

دوسری علامت اللہ تعالےٰ نے یہ بتائی ہے۔ کہ لا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ (توبہ ۵۴) یعنی منافقین خوشی سے نمازوں کے لئے نہیں آتے۔ پھر سورۃ النساء ۱۴۳ میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یعنے وہ نماز کے لئے آتے ہیں خوشی نہیں پاتے۔ سنتا ہوں کہ مصری صاحب نے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو لکھا ہے۔ کہ میں ایک عرصہ سے آپ کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتا تھا۔ اور اگر کبھی مجبوراً پڑھتا ہوں۔ تو گھر جا کر دہرا لیتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں جب سے مصری صاحب کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ اسی وقت سے مصری صاحب میں نفاق کی بو پائی جاتی ہے۔ اور یہ آیت کریمہ اسی وقت سے ان کے نفاق پر مہر لگا رہی ہے۔ کیونکہ مسجد مبارک کی نماز جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نماز ادا فرماتے ہیں۔ منافقوں کے لئے ایک ابتلا ہے۔ جو شخص مسجد مبارک کی نماز میں راحت اور انشراح قلب محسوس نہیں کرتا اس کے ایمان کا حال ظاہر ہے۔

376

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ہے۔ کہ مبارک و مبارِک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ یعنی "وہ برکت دی گئی ہے۔ اور برکت دینے والی ہے۔ اور ہر برکت اس کے اندر رکھی گئی ہے" جب شیخ صاحب مسجد مبارک میں آکر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیچھے نماز ادا کرنے میں انشراح نہیں پاتے۔ تو ان کے لئے یہ بھی کہاں ممکن۔ کہ وُہ نماز سے قبل چند منٹ مسجد میں بیٹھکر ذکرِ الٰہی میں خرچ کریں۔ مسجد مبارک مسجد ہے ان نمازیوں کی۔ جو نماز اور ذکر الٰہی میں سکونِ دل اور روح کی تسلی پاتے ہیں۔ مصری صاحب اگر کبھی یہاں نماز ادا بھی کرتے تھے۔ تو کسالی ہونے کی وجہ سے وُہ اس مبارک مسجد کے فیوض سے قطعاً فیض حاصل نہ کر سکتے تھے۔

تیسری علامت

تیسری علامت منافقین کی یہ بتائی کہ ولا ینفقون الا وھم کارھون (توبہ ۵۴) یعنی منافقین دین کی راہ میں مالی قربانی خوشی سے نہیں کرتے اور ایسی قربانی کے بعد ان کے دل میں بشاشت کی بجائے قبض پیدا ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لانا تو درکنار۔ کہ اس نے ان کو یہ توفیق دی۔ کہ وُہ اسکی راہ میں مال خرچ کرکے ثواب حاصل کریں اُلٹا اللہ تعالےٰ پر احسان جتانے لگتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل انفقوا طوعاً او کرھاً لن یتقبل منکم انکم کنتم قوماً فاسقین۔ یعنی خوشی سے دو یا ناخوشی سے۔ اللہ تمہاری ان مالی قربانیوں کو قبول نہ کرے گا۔ اور یہ اس لئے کہ تم وُہ لوگ ہو۔ جنہوں نے اطاعتِ امام سے انکار کیا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ یہ پسند ہی نہیں کرتا۔ کہ یہ لوگ اس کی مالی۔ یا جانی خدمت کریں (کرہ اللہ انبعاثھم) اور یہی وجہ ہے۔ کہ مشائے الٰہی کے ماتحت اُن میں سے اکثر مالی و جانی قربانی کرنے سے محروم رکھے جاتے ہیں۔

مصری صاحب پر بھی یہ علامت چسپاں ہوتی ہے۔ چنانچہ مجلس شورٰی میں شامل ہونے والے احباب جانتے ہیں۔ کہ تبلیغ دفعہ مجلس شورٰی میں وصیت کے متعلق یہ سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ جائداد کے علاوہ آمد کا بھی دسواں حصہ وصیت میں دیا جائے۔ مصری صاحب۔ اس کی سخت مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اور اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں بھی اس کے خلاف رائے دیتے رہے ہیں۔

چوتھی علامت

چوتھی علامت منافقین کی یہ قرار دی۔ کہ ومنھم من یلمزک فی الصدقات (سورۃ توبہ ۶۸) یعنی منافقین میں سے بعض کو یہ اعتراض کرتے بھی سُنا جائے گا۔ کہ مال کے بارہ میں دیانت سے کام نہیں لیا جاتا اول تو ان نیدہ خدا سے کوئی پوچھے کہ تم خود تو چندوں و دیگر قربانیوں میں سست ہو۔ تمہیں کیا حق پہونچتا ہے کہ تم اس بارے میں اعتراض کرو۔ جب خوشی سے چندہ دینے والوں کو اطمینانِ قلب حاصل ہے۔ تو تم کون ہو اعتراض کرنے والے۔ اللہ تعالےٰ اعتراض کرنے کی وجہ بتاتا ہے۔ کہ یہ خود اس مال پر نظر رکھتے ہیں۔ چاہتے ہیں ہماری تنخواہیں اور گریڈ بڑھ جائیں۔ ہماری لڑکیاں اعلےٰ عہدوں پر نوکر رکھ لی جائیں۔ یا سلسلہ کی طرف سے کوئی ایسا کام نہ شروع کیا جائے۔ جس سے ہماری تجارت کو نقصان پہونچے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر ان کی یہ خواہشیں پُوری نہ ہوں۔ تو مخلصین پر اور امام جماعت پر اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم جو سلسلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے اس قدر اخلاص ظاہر کرنے والے ہو۔ اگر تم ان دعووں میں سچے ہوتے۔ تو تمہیں چاہیئے تھا۔ کہ تم حسبنا اللہ کہکر خاموش ہو جاتے اور قومی مال پر نظر بد نہ رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے منافق طبع افراد کو "خشک دل" کے نام سے موسُوم فرماتے ہیں۔ یعنی جن کے دل تقوٰے کے پانی سے سیراب نہ کئے گئے ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ جن کا ایمان ہنوز ناتمام ہے" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

پس ہم میں سے بھی جو اس قسم کے اعتراض کرنے کا عادی ہو۔ وُہ منافقت کی ایک رگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور منافقین کا تو یہ شیوہ ہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام فرماتے ہیں:۔

"کسی لکھنے والے نے لکھا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح نے جو تحریکِ جدید جاری کی ہے۔ یہ اپنے لئے روپیہ جمع کرنے کے لئے کی ہے" (الفضل ۳ جولائی ۱۹۳۷ء)

پانچویں علامت

پانچویں علامت جس سے ایک منافق شناخت کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ ومنھم الذین یؤذون النبی ویقولون ھو اذن (توبہ ۶۱) منافقین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ رسول یا اس کا جانشین (جس کے زمانہ میں بھی یہ ہوں) گویا ایک مجسم کان ہے۔ لوگ اس تک رپورٹیں پہونچاتے ہیں۔ اس نے اپنے جاسوس۔ سی۔ آئی۔ ڈی چھوڑ رکھے ہیں۔ جھوٹی سچی خبریں اس تک پہونچائی جاتی ہیں۔ اور وُہ ان کو صحیح تسلیم کر لیتا ہے۔ اور ہم بے چاروں سے خواہ مخواہ ناراض ہو جاتا ہے وغیر ذالک اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہمارا نبی یا اس کا خلیفہ بے شک ہے تو کان۔ مگر ان معنوں کی رُو سے نہیں۔ جو تم لے رہے ہو۔ بلکہ وُہ خیر و بھلائی کا کان ہے۔ اسے کسی سی۔ آئی۔ ڈی کی بھلا کیا ضرورت ہے۔ مومنین خود اس تک تمام اہم خبریں پہونچاتے ہیں۔ اور اسے اپنا قومی فرض جانتے ہیں اور بیشک یہ ان کی خبروں کو صحیح سمجھتا ہے۔ اگر ان کی باتوں کو نہ مانے۔ تو کیا تمہارے جیسے منافقین کی باتوں کو صحیح سمجھا کرے۔ اور اس کا کان ہونا جماعت کے لئے تو مفید اور بابرکت ہے۔ البتہ تمہارے جیسے منافقین کے لئے اس کا یہ فعل بے شک عذاب الیم بن جاتا ہے۔

اب اس میں تعجب کی کیا بات۔ اگر بعینہٖ یہی اعتراض منشی فخر الدین بھی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر کریں۔ اپنے بیان میں جو ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء کے "الفضل" میں چھپ چکا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے "جبکہ اسی خیال کے ماتحت خفیہ آدمی کئی ایک میرے اردگرد چھوڑ رکھے تھے . . . . . . اور اگر ملیں۔ تو یہ چند شکایات جو میں نے اُن سی۔ آئی۔ ڈی کو حضرت صاحب تک اپنی آواز پہونچانے کا ذریعہ سمجھ کر بتائی ہیں"

چھٹی علامت

چھٹی علامت ایک منافق کی یہ بتائی۔ کہ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب۔ (توبہ ۶۵) کہ اگر ان منافقین سے ان کی منافقانہ باتوں کے متعلق دریافت کیا جائے۔ تو جواب میں اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے کہتے ہیں۔ یہ تو معمولی بات تھی۔ ہنسی مذاق میں ہمیشہ ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس عذر سے تمہارا گناہ کم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اور بھی خطرناک صُورت اختیار کر لیتا ہے۔ کہ تم ہمیشہ سے ہی خدا تعالےٰ اس کی آیات اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے چلے آئے ہو۔ اول اللہ تعالےٰ اس کی آیات۔ اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرنا۔ اور پھر کس بے باکی سے یہ کہنا۔ کہ ہمیشہ اس قسم کے مذاق کی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ بدبختو! کیا تمہارے مذاق کا نشانہ خدا اور اس کا مقرر کردہ امام اور اس کی پاک جماعت ہی رہ گئے ہیں۔ اور تمہیں اس ناپاک کھیل کے لئے کوئی اور موضوع نہیں ملتا۔

منشی فخر الدین نے بعینہٖ منافقین کے قدم بقدم مارا۔ اپنے بیان میں لکھتے ہیں۔ اور کس دلیری سے کہ "بے تکلفانہ انداز میں میرے جیسے بے تکلف آدمی کے مونہہ سے صدہا ایسی باتیں نکلتی ہیں۔ جنہیں معمولی عقل کا آدمی بھی کوئی وقعت نہیں دیتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہا گیا ہے کہ میں نے مولوی ظفر محمد صاحب سے کہا کہ تم ان خدمات کے بدلہ میں ناظر بنا دیئے جاؤ گے۔ اول تو یہ مجھے یاد نہیں پھر ممکن ہے مذاق میں میں نے اس سے بھی بڑھ کر الفاظ کہے ہوں۔ خود مولوی ظفر محمد صاحب مجھ سے مذاق کر لیتے ہیں۔" (الفضل ۱۸ جولائی)

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ مذاق (اگر مذاق کے لفظ کو ضرور ایسی بات پر استعمال کر کے بدترین بد مذاقی کا ثبوت دینا ہو۔) مولوی ظفر محمد صاحب سے نہیں کیا گیا بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ پر استہزا کیا گیا ہے۔ کیونکہ مذاق مولوی ظفر محمد صاحب کی خدمات پر نہیں بلکہ انکے "صلہ" اور "بدلہ" پر ہے۔ کہ "بدلہ" میں انہیں ناظر بنا دیا جائیگا۔ اب ظاہر ہے کہ "انعام" یا "بدلہ" تو مولوی ظفر محمد صاحب کے ہاتھ میں نہ تھا۔ اس کا دینا یا نہ دینا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ میں تھا اور یہ مذاق بھی حضور کی ذات سے نہ تھا بلکہ خلیفۃ المسیح علیہما السلام ہونے کی جہت سے تھا۔ اور اس حیثیت سے یہ مذاق خلیفہ وقت سے نہ تھا۔ بلکہ خدا کے مثیل مسیح سے تھا۔ پھر یہی نہیں بلکہ یہ مذاق تھا اللہ تعالے کی آیات سے اور خود اللہ تعالے سے ہنسی کرنے کے مترادف تھا۔ یوں تو جو ہنسی اور استہزا رسول یا اس کے جانشین سے کیا جائے وہ دراصل اللہ تعالے اور اس کی آیات سے ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول اور خلفائے راشدین اللہ کے جلال کے مظہر اور اس کی آیات کے حامل ہوتے ہیں۔ پھر اس پر استہزا جس کے متعلق خود خدا تعالے نے اپنے مسیح کو بشارت دی ہو۔ کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کس قدر ظلم عظیم ہے۔ مگر یہاں تو خاص طور پر اللہ تعالے کی آیات اور اس کی ذات سے استہزا ہے۔ اس کی آیت سے اس لئے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ "میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں" (تذکرہ صفحہ ۱۰۹) یعنے آپ آیت اللہ ہیں۔ اور آپ سے استہزا آیت اللہ سے استہزا ہے۔ اور اللہ تعالے سے استہزا اس طرح کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" (تذکرہ صفحہ ۱۳۹) اس ذات کے ساتھ اگر استہزا خود خدا تعالے سے استہزا نہیں تو اور کیا ہے؟

آگے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اس قسم کے عذر (جو عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہوں) کیوں کرتے ہو۔ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ ایمان لانے کے بعد یا اسکے اظہار کے بعد تم پھر کفر کے گڑھے میں گر چکے ہو۔

ساتویں علامت

ساتویں بات منافق کے متعلق اللہ تعالے یہ بیان فرماتا ہے۔ ویحلفون باللہ انھم لمنکم وما ھم منکم ولکنھم قوم یفرقون۔ (توبہ ۵۶) باوجود اس کے کہ منافقین ہمیشہ منافقت کی باتوں اور منافقت کے اعمال سے الٰہی سلسلہ کے نقصان کے درپے رہتے ہیں۔ جب ان پر نفاق کا شبہ ہو۔ اور لوگ ان کی حرکات کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگیں۔ اور صاحب فراست مومن ان میں نفاق کی بو پائیں۔ تو وہ اس خوف سے کہ کہیں پردہ فاش نہ ہو جائے قسمیں کھا کھا کر بیان کرتے ہیں کہ ہم تو مومن ہیں۔ ہم مخلص احمدی ہیں سلسلہ کے کاموں میں آگے آگے رہنے والے ہیں۔ اور خدا گواہ ہے کہ ہم اے مومنو! تم ہی میں سے ہیں کیونکہ بزدلی اور خوف اور "گیدڑپن" منافقین کی روح کا ایک جزو بن چکا ہوتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ یہ لوگ سلسلہ کی حقانیت کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان میں یہ جرأت نہیں ہوتی۔ کہ کھلے بندوں مخالفین کے گروہ میں جا شامل ہوں۔ اس وقت تک کہ خود خدائی ہاتھ انکو اپنی جماعت سے اس طرح پکڑ کر علیحدہ کر دے۔ جس طرح ایک مکھی دودھ میں سے نکال کر باہر پھینک دی جاتی ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ یحذر المنافقون ان تنزل علیھم سورۃ تنبئھم بما فی قلوبھم (توبہ ۶۴) یعنے منافقین کو صرف خوف ہی نہیں ہوتا بلکہ خوف کے ساتھ ایک پہلو استہزا کا بھی ہوتا ہے۔ تا اپنے خوف پر ایک حد تک پردہ ڈال سکیں۔ یہ حالت خاص منافق کے ساتھ لازم ہے۔ اور یہ ایک ہی علامت منافق اور مومن میں فرق کرنے کے لئے کافی ہے

ہمارے وقت کے منافقین میں بھی یہی بات ملتی ہے۔ وہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم لوگ احمدیت میں شامل ہیں۔ اور نفاق کی لعنت ابھی تک ہم پر نہیں پڑی جیسے کہ منشی فخر الدین نے لکھا۔ "کیا پرانا خادم ہونے کی حیثیت سے حضرت صاحب کا فرض نہ تھا۔ کہ مجھے بلا کر مربیانہ طور پر سمجھا دیتے"۔ (الفضل ۸ جولائی) فرض گویا سب حضرت صاحب پر عائد ہوتے تھے خود ان لوگوں پر کوئی فرض نہ تھا۔ نہ انسانیت کا نہ شرافت کا نہ احمدیت کا۔ پھر فخر الدین صاحب نے اپنے خط میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کو لکھا۔ "اب اگر حضور سنت نبوی کے ماتحت لا تثریب علیکم الیوم کہکر اس سیاہ کار کو بخش کر اپنی چھاتی سے لگا لیں۔ تو بھی اور اگر میری اصلاح کے لئے مزید کسی سرزنش اور زجر و توبیخ کی ضرورت سمجھیں۔ تو بھی میرا ہر حالت میں ثلج قلب اور شرح صدر ہے۔ اور میرے لئے دونوں مساوی اور موجب رحمت و سعادت ہیں واللہ ما اقول شہید"۔ (الفضل ۲۶ جون)

کس طرح قسمیں کھا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہم لوگ تو مومن ہیں۔ اور یہ ایسے وقت جبکہ نفاق اپنی انتہا کو پہونچ چکا تھا۔ اور خود انکے دل یہ خوف محسوس کر رہے تھے۔ کہ کہیں ہمارا پردہ فاش نہ ہو جائے۔ اور اسی خوف کی وجہ سے منشی فخر الدین نے اپنی بعض گفتگو میں استہزا کا رنگ اختیار کیا۔ اور وہ گند مونہہ سے نکالا جس کو نقل کے طور پر زبان پر لانا بھی ایک شریف آدمی گوارا نہ کرے گا۔ الا ما شاء اللہ ہمارے لئے تو یہ استہزا اور یہ گند جو ان لوگوں کے خوف پر دلالت کر رہا تھا ایمان کو بڑھانے والا ہی ہے۔ کہ کس طرح تفصیل کے ساتھ اللہ تعالے نے کلام مجید میں منافقین کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور پھر وہ کس طرح ہر پہلو سے منافقین سلسلہ پر صادق آتا ہے۔ سبحان اللہ علیم الخبیر

آٹھویں علامت

آٹھویں بات منافقین کے متعلق خدا تعالے یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل (المنافقون ۸) گو بزدلی منافقین کے ساتھ ہر وقت لگی ہوتی ہے۔ مگر ان میں چونکہ تکبر بھی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بعض وقت اپنی کوئی ہستی بھی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور انہیں یہ دھوکا ہو جاتا ہے۔ کہ جماعت میں ان کا کوئی رسوخ ہے۔ اور یہ کہ جماعت ان کی بات پر کان دھرے گی مندرجہ بالا آیت کریمہ میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غزوہ بنو مصطلق کے وقت ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول کا نفاق ظاہر ہو گیا۔ اور اس میں جو عجب اور تکبر تھا اور اسے جو یہ غلطی لگی ہوئی تھی۔ کہ وہ مسلمانوں میں بہت معزز اور مکرم ہے اس کے اظہار کا موقعہ اسے مل گیا۔ اور اس نے اور اس کے ساتھیوں نے کہا۔ کہ یہاں اس سفر کی حالت میں مسلمانوں میں سے صرف ایک چھوٹا سا گروہ موجود ہے۔ اور وہ بھی مہاجرین کا۔ مدینہ چل لینے دو۔ وہاں مسلمانوں کی اکثریت کی مدد سے میں جو ایک رسوخ رکھنے والا انسان ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصب نبوت سے گویا معزول کرا دوں گا۔

یہ صرف ایک تاریخی واقعہ ہی نہیں۔ بلکہ ایک گہرا سبق اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اور منافقت کے اس پہلو کا اظہار ہمیں ہر فتنہ نفاق میں نظر آئے گا۔ صرف ابن سلول ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معزولیت کے خواب نہ دیکھا کرتا تھا بلکہ اس کے توابع میں سے ہمارے سامنے بھی بعض منافق اب کرتے رہے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

377

رفقاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ کی معزولیت کے خواب نہ دیکھا کرتے تھے ؟ یا کیا آج شیخ مصری صاحب اپنے تکبر اور عزت کے گھمنڈ میں اس وہم میں مبتلا نہیں ہیں۔ کہ وہ خلیفۂ ثانی کو خلافت سے معزول کرادینگے اور سنتا ہوں کہ وہ اور ان کے ساتھی اسی کوشش میں اشتہار پر اشتہار شائع کر رہے ہیں۔ اور ابن سلول کی طرح بآواز بلند پکار رہے ہیں۔ لئن رجعنا الی المدینہ یعنی اگر ہمیں جماعت کے سامنے اپیل کا موقعہ مل جائے پھر دیکھنا۔ ضرور ہماری بات سنی جائے گی۔ اور ہم عزت اور رسوخ رکھنے والے (اپنے زعم میں) ضرور کامیاب ہونگے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اصل عزت تو خدا اور اس کے رسول کی ہے یا پھر خلیفۃ الرسول کی جو رسول کا جانشین ہو۔ مگر منافق اپنی فراست کی کمی کیوجہ سے اس کے معلوم کرنے سے قاصر ہیں لور حالات اور مومنین کی چاروں طرف سے پھٹکار ان کو بتادے گی کہ عزت صرف خدا اور رسول ہی کی ہے۔

ہم دور کیوں جائیں خود جماعت احمدیہ کی تاریخ اسبات پر شاہد ہے کہ عزت صرف خدا اور رسول اور مومنین کی ہے۔ منافقین کے حصہ میں سوائے ناکامی اور ذلت کے اور کچھ نہیں۔

نویں علامت

نویں علامت منافقین کی یہ بتائی کہ یحلفون باللہ لکم لیرضوکم واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین (توبہ ۶۲) کہ اے جماعت مومنین منافق تمہارے پاس قسمیں کھا کھا کر اپنے شکوے بیان کرینگے تاوہ تمہاری ہمدردی حاصل کرسکیں۔ چونکہ منافق کو یہ گمان ہوتا ہے۔ کہ اس کا جماعت میں رسوخ ہے۔ اور تکبر کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بہت بڑی ہستی خیال کرتا ہے۔ اس وہمی رسوخ کی بناپر وہ افرادِ جماعت کے پاس زبانی یا بذریعہ اشتہارات اپیل کرتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس طرح وہ مومنین کی رضا کو حاصل کرے گا۔ اور خدا کے قائم کردہ رسول یا اس کے خلیفہ کو اسی کی جماعت سے شکست دلانے میں کامیاب ہوجائیگا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر یہ حقیقی مومن ہوتے تو چاہیئے تھا کہ یہ لوگ خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ اس کی کتاب پر ایمان لاتے اس کی بشارتوں کو جو اس نے اپنے مسیح علیہ السلام کے واسطہ سے جماعت کو مصلح موعود کے متعلق دی تھیں۔ ان کو صحیح تسلیم کرتے۔ اور جماعت میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش نہ کرتے۔ اور خدا تعالےٰ سے لڑائی نہ لیتے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے رسول یا اس کے جانشین کی خوشنودی حاصل کرنے میں کوشاں نظر آتے۔ تا سلوک کی وہ راہیں طے کرسکیں۔ جو بوجہ کمزورئ ایمان اور ذاتی کوتاہیوں یا فطرتی کمزوری کے سالک کے بغیر طے کرنی مشکل ہیں۔ مگر ان لوگوں نے گمراہی کا طریق اختیار کیا۔

کیا انہیں علم نہیں۔ کہ جو شخص خدا تعالےٰ اور اس کے رسول سے لڑائی مول لیتا ہے اس کا انجام نارِ جہنم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ یہ بھی اور پہلے منافقین بھی توبہ اور استغفار سے کام لیں۔ اور غضب الٰہی کو خریدنے والے نہ بنیں۔

دسویں علامت

دسویں بات منافقین کے متعلق یہ فرمائی۔ کہ ان میں ایک کمینہ بخل پایاجاتا ہے۔ ویقبضون ایدیھم (توبہ ۶۷) اب منافقین اور ان کی زندگیاں احباب جماعت کے سامنے ہیں۔ ان میں سے اکثر میں تو یہ بیماری اس قدر نمایاں ہے کہ جسے بھی ان کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہوگا۔ اسے اس بات میں ذرہ بھی شک نہ ہوگا۔ اور جن میں یہ بیماری بظاہر اتنی نمایاں نہیں۔ اگر ان کے حالات کا قریب سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ لوگ بھی حقیقی سخاوت سے محروم کئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک خودغرض گروہ ہے۔ جو اگر کہیں سخاوت بھی کرتا دیکھا جائے۔ تو اس کے پردے میں بھی اپنی ہی بھلائی ڈھونڈ رہا ہوگا اور ایک دوربین نگاہ سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہیگی۔ نمونہ کے طور پر ایک مثال حال کے منافقین کی ہی دیکھیں۔ اور دوسروں کو اس پر قیاس کرسکتے ہیں۔ مکرمی مخزمی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی ۱۹ر جولائی والی تقریر میں مصری صاحب کے متعلق کہا کہ "ایک شخص پرسوں مجھ سے ذکر کررہا تھا۔ کہ میں دس سال تک ان کا دوست رہا۔ مگر اس عرصہ میں انہوں نے پانی کا ایک گلاس تک کبھی مجھے نہ پوچھا"

گیارہویں علامت

گیارھویں علامت منافق کی یہ بتائی کہ جب کوئی نفاق کی بات ان کے منہ سے نکلے یا کوئی منافقانہ عمل ان سے سرزد ہو۔ اور اس کے متعلق رسول یا اس کا جانشین تحقیق کرائے۔ تو بعض دفعہ منافق سرے سے ہی انکار کرجاتے ہیں۔ اور دلیری سے کہہ دیتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم نے تو ایسا نہیں کہا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ منافق کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یحلفون باللہ ما قالوا (توبہ ۷۴) وہ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسی باتیں نہیں کہیں۔ یعنی بعض دفعہ تو وہ یہ کہکر ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے) کہ ہنسی میں ایسی بات ہوگئی ہوگی۔ اور جب سمجھیں کہ یہ حربہ بھی کارگر نہ ہوگا۔ تو صاف جھوٹ بول دیتے ہیں اور صاف انکار کردیتے ہیں۔ کہ ایسی کوئی بات ہوئی ہی نہیں منشی فخرالدین صاحب نے بھی اس قسم کا جھوٹ بولنے میں منافقانہ دلیری سے کام لیا۔ (شائد یہی ایک میدان ہے جس میں منافق دلیر ہوتا ہے) چنانچہ انہوں نے دورانِ گفتگو میں اشتہار کے متعلق سید حبیب اللہ شاہ صاحب اور سید عزیز اللہ شاہ صاحب سے کہا۔ "استغفر اللہ نعوذ باللہ من ذالک جو بھی ایسی ایسی حرکات ظہور میں آئیں۔ وہ ضروری نہیں ہیں۔ کہ میری طرف سے ہوں۔ مجھ کو بدنام کرنے کے لئے دوسرے دشمن ایسی ایسی باتیں میری طرف منسوب کرتے ہیں۔ جب بھی ایسی حرکات ظہور میں آئیں تو کیا ان الزامات کے صحیح ہونے کا میں ہی ذمہ دار ہوں۔ میری طرف سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے"

(الفضل ۲۶ر جون ۱۹۳۷ء)

حالانکہ بعد میں واقعات نے ثابت کردیا کہ یہ دعوے سراسر جھوٹ تھا۔ دراصل اس میں خلافِ واقعہ باتیں کوئی نئی چیز نہیں۔ غیر مبایعین کی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر اب تک اس منافقانہ دروغ گوئی سے پُر نظر آئے گی۔

بارہویں علامت

بارہویں علامت منافقین کی یہ قرار دی کہ گو زبان سے یہ گروہ ہمیشہ دعوے کرتا رہتا ہے کہ ہم مومن ہیں۔ ہم تم میں سے ہیں۔ مگر ان کے دل میں چور ہوتا ہے۔ اور یحسبون کل صیحۃ علیھم (المنافقون ۴) ہر آواز جو اٹھائی جائے اسے اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ اگر دو آدمی آپس میں مل کر باتیں کررہے ہوں تو ان کو شبہ گزرتا ہے۔ کہ یہ انہیں کے خلاف چہ میگوئیاں ہورہی ہیں۔ اگر ان کے کان میں یہ بھنک پڑجائے۔ کہ امام وقت کے پاس بعض مومنین نے منافقین کی بابت کوئی رپورٹ کی ہے تو ان میں سے ہر ایک یہی سمجھتا ہے۔ کہ بس میرے خلاف سی آئی ڈی چھوڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ منشی فخرالدین صاحب نے بھی اپنے بیان میں کہا "پھر مولوی عبدالاحد اور ماسٹر غلام حیدر اور مولوی تاج الدین وغیرہ کا الگ کھڑے ہوکر سرگوشیاں کرنا وغیرہ سب امور ایسے ہیں۔ جو مجھے اس امر کا باور کرنے کے لئے کافی ہیں" کہ یہ لوگ سی۔ آئی ڈی تھے۔ صرف یہی نہیں کہ وہ لوگ جاسوس تھے۔ بلکہ ان سرگوشیوں سے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ یہ جاسوسی بھی اس بات کی کررہے تھے۔ کہ منشی فخرالدین منافقانہ باتیں تو نہیں کرتا حالانکہ سی۔ آئی ڈی اگر ہو بھی تو کئی باتوں کے لئے ہوسکتی ہے۔ مثلاً یہ کہ منشی فخرالدین لین دین کے معاملہ میں کیسا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اول یہ بدظنی کہ یہ لوگ جاسوس ہیں پھر یہ بدظنی کہ خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے مقرر کردہ جاسوس ہیں اور تیسرے یہ بدظنی کہ یہ لوگ منشی فخر الدین وغیرہ کی "منافقت" کی وجہ سے جاسوس مقرر کئے گئے ہیں۔ بھلا اگر تم منافق نہیں۔ تو ان جاسوسوں سے تمہیں نقصان کا کیا ڈر ہے۔ سچ ہے ۔

جہل کی تاریکیاں اور سوءِ ظن کی تند باد
جب اکٹھے ہوں تو پھر ایماں اُڑے جیسے غبار
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تیرھویں علامت

تیرھویں علامت جس سے ایک منافق شناخت کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ المنافقون والمنافقات بعضھم من بعض یعنی منافقوں کے گروہ ایک دوسرے میں سے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ ہمیں کس طرح پتہ لگے کہ ایک شخص جو نظام جماعت کے خلاف آواز اٹھاتا ہے وہ ایک نیک نیت راہ گم گشتہ مومن نہیں بلکہ نفاق کے گند میں لتھڑا ہوا منافق ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فتنہ نیا فتنہ نہیں اس سے پہلے بھی نفاق کے فتنے ظاہر ہو چکے ہیں تم دیکھو ان نئے "مصلحین" کا تعلق (خصوصاً نفاق ظاہر ہونے کے بعد) کن گروہوں سے ہے۔ اگر یہ لوگ اصلاح کا دعویٰ کرنے کے باوجود پیغامیوں سے یا مستریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر ان کے اشتہار پیغامی تقسیم کرتے ہیں اگر منشی فخر الدین مستری عبد الکریم سے دوستانہ گفتگو میں منہمک نظر آتے ہیں تو بات صاف ہے کہ یہ لوگ بھی ان ہی لوگوں میں سے ہونگے اور چونکہ ان پرانے منافقین کی منافقت روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے اور اس میں تمہیں کوئی شک نہیں۔ اس لئے تمہیں اس نئے گروہ کے نفاق میں بھی شبہ نہ ہونا چاہئیے اور ان کے معاملہ میں تمہیں نرمی نہ دکھانی چاہئیے۔ (وافلظ علیھم) اگر تمہیں اس میں شک نہیں کہ مستری عبد الکریم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا منکر ہے اگر تم اس میں شبہ کی گنجائش نہیں پاتے کہ پیغامی پارٹی اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی کی حقیقی تعلیم کو چھپانے والوں اور اس تعلیم کی حقانیت میں شک کرنے والوں کا فرقہ ہے تو تمہیں اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ شیخ مصری صاحب اور ان کے چیلے بھی پہلے منافقین کی طرح شیطانی ہاتھ میں ایک ہتھیار ہیں اور ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو پہلوں کا ہوا۔ سو عبرت کا مقام ہے۔

چودھویں علامت

چودھویں علامت منافق کی اللہ تعالیٰ یہ بتاتا ہے۔ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم (النساء ۶۵) چونکہ اس کی تفسیر اور اس کا منافقین پر اطلاق احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ میں پڑھ چکے ہیں مجھے اسکے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ضمناً ایک بات بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ مقدمہ کے متعلق منشی فخر الدین نے کہا ہے کہ "(۱) پہلے خلفاء لوگوں کی تکالیف چھپ چھپ کر معلوم کرتے تھے مگر (۲) یہاں معاملہ اور ہے" (الفضل ۲۸ جولائی) گو بظاہر اس فقرہ کا پہلا حصہ سچ ہے اور دوسرا حصہ صحیح نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلا حصہ بھی جن معنوں میں لیا گیا ہے وہ خلفاء راشدین پر ایک بہتان ہے اور اس کا ازالہ ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء علیہم السلام سب ہی حسب ضرورت پوشیدہ طریقوں سے حاجتمندوں کی تکالیف کا علم حاصل کرتے اور ان کے دور کرنے کے ذرائع استعمال کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ مگر یہ کہنا بالکل خلاف واقعہ ہوگا کہ پہلے خلفائے راشدین چھپ چھپ کر منافقین کی تکالیف معلوم کیا کرتے تھے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن سلول کی تکالیف کا چھپ چھپ کر علم حاصل کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ولن تجد لھم نصیرا کہ "تو اس دنیا میں مومنین میں سے کسی کو منافقین کی (ان کی منافقت کا علم ہوتے ہوئے) مددگار نہ پائیگا" پس کیا وہ جلیل القدر ہستیاں قرآنی حکم کے خلاف عمل کیا کرتی تھیں۔ منشی فخر الدین کا پہلے خلفاء کا اس رنگ میں ذکر کرنا اگر دھوکہ دہی نہیں تو جہالت ضرور ہے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا (توبہ ۵۲) جو لوگ یہ مدعا رکھتے ہوں کہ شاید اللہ تعالیٰ منافقین کو ان کے ہاتھوں سے عذاب دلوائے ان کے متعلق یہ کہنا کہ وہ چھپ چھپ کر ان منافقین کی تکالیف معلوم کیا کرتے تھے صریح ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔

پندرھویں علامت

پندرھویں علامت یہ ہے۔ کہ والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی واللہ یشھد انھم لکاذبون (توبہ ۱۰۷) یعنی "جن لوگوں نے رسول خدا کے مقابل پر ایک مسجد ضرار بنائی ہے جس کی غرض یہ ہے کہ رسول خدا اور مومنوں کو تکلیف میں ڈالا جائے اور رسول کا کفر کیا جائے اور مومنوں کے اندر تفرقہ پیدا کیا جائے اور دشمنان خدا کو اسلام کے خلاف ایک اڈا جمانے کا موقعہ دیا جائے۔ یہ لوگ بڑی بڑی غلیظ قسمیں کھائیں گے کہ ان کی نیت نیک ہے اور ان کی غرض سوائے اصلاح کے اور کچھ نہیں مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے اور کذاب ہیں"۔ یہاں مسجد ضرار کے ذکر میں اس آیت کے پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی گوناگوں منافقانہ کوششوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ان لوگوں نے ایک مسجد ضرار بنا رکھی ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں منافقین کی کلب بنائی ہے جہاں منافقین کا گروہ اکٹھا ہو کر منافقانہ منصوبے سوچتا اور منافقانہ پروگرام تیار کرتا ہے اور ان کی کارروائیوں کا خلاصہ چار الفاظ میں بیان فرمایا ہے (۱) ضرار۔ یعنی وہ منافقانہ کام ایسے ہوتے ہیں جن سے منافقین کا مطلب اپنے ذاتی جھگڑوں کا بدلہ لینا ہوتا ہے۔ یعنی منافقین کو شکایت ہوتی ہے کہ بیت المال میں سے ہمیں کافی حصہ نہیں ملتا۔ تنخواہیں نہیں بڑھائی جاتیں یا ہمارے رشتہ داروں کو کارکن نہیں مقرر کیا جاتا۔ اور اس قسم اور ذاتی اور وہمی شکایتوں کی بنا پر منافقین ایسے منصوبے سوچتے ہیں جن سے جماعت کو نقصان پہنچے۔ نیز ضرار کے یہ معنے بھی ہونگے کہ منافقین کے کام جماعت کے خلاف ایسے ہونگے کہ جماعت کو ان میں نقصان ہوگا۔ مگر اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ نہ ہوگا۔ مثلاً پولیس میں بغیر اجرت یا موہوم اجرت کے بدلہ میں سلسلہ کے متعلق جھوٹی رپورٹیں دینا وغیرہ (۲) دوسرے کفراً علیحدہ مسجد یا کلب بنانے کی یہ غرض ہوگی کہ تا مومنین سے ان کی حرکتیں پوشیدہ رہیں اور اندر ہی اندر وہ اپنے منافقانہ لائحہ عمل کو پورا کرتے رہیں۔ اور جہاں تک ان کے منافقانہ لائحہ عمل کا تعلق ہوگا وہ کفر کی تعریف کے نیچے آنے والا ہوگا یعنی ان لوگوں پر سلسلہ اور خلیفہ وقت کے احسان ہیں ان منافقین کا منافقانہ عمل اس احسان اور نعمت کا کفران ہوگا۔ مثلاً سلسلہ کی طرف سے تنخواہ لے کر کام کرتے رہو پھر جب بھاگو تو قرآن کریم کا ترجمہ ساتھ لے بھاگو اور اس کی اشاعت سے جو آمد ہو اسے ذاتی مال سمجھ کر کھا جاؤ۔ یا اگر سلسلہ کی کسی تعلیم گاہ کے افسر اعلیٰ ہو تو تنخواہ تو بیت المال سے لو اور تعلیم دیتے وقت بچوں کو منافقانہ باتوں کی تلقین کرو جو اس تعلیم کی غرض کو فوت کرنے والی ہوں وغیرہ وغیرہ (۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
378

وتفرقاً منافقین کی کارروائیوں کی تیسری شق ان اعمال پر مشتمل ہوگی جس کے نتیجہ میں جماعت میں تفرقہ پیدا ہونے کا خدشہ ہو۔ اور اس طرح منافقین کی یہ کوشش ہوگی۔ کہ اس اتحاد کو جو نبی کے ذریعہ قائم کیا جاتا ہے اور اس برادری اور اخوۃ کو جو نبی کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے۔ کمزور کر دیا جائے مثلاً تقسیم مال پر اعتراض کر کے (یلمزک فی الصدقات) یا دین کی باتوں میں ہنسی کر کے اور ٹھٹھے سے کام لے کر وغیرہ وغیرہ

۴۔ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ (توبہ ع ۱۳) ترجمہ تا ان لوگوں کو جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے لڑ رہے تھے۔ حملہ کا ایک نیا ٹھکانہ مل جائے۔ یعنی اس دو اینٹ کی علیحدہ مسجد یا کلب بنانے سے چوتھی غرض منافقین کی یہ ہوتی ہے۔ یا یوں کہو کہ منافقین کے چوتھی قسم کے کام یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ ہر طریقہ سے ان دشمنوں سے سازباز کرتے ہیں۔ جو پہلے سے جماعت مسلمین کی مخالفت پر کھڑے ہوتے ہیں اور اس طرح دشمنان دین کی طاقت کا موجب ہوتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ مضمون کل صیحۃ علیھم کے وہ مصداق ہو جاتے ہیں یعنی ہر دھمکی اور جنگ کے اعلان کو وہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں نیز یہی وجہ ہے کہ منافق جہاد میں سستی دکھاتا ہے،

ان چار الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی علامات اور ان کے کاموں کا اجمال کیسا کھینچ نقشہ کھینچ دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باوجود ان تمام باتوں کے تم منافقین کو ہمیشہ قسمیہ کہتے سنو گے کہ ہمارا تو جماعت کی خیر خواہی سے مطلب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دیدہ دلیری کا اور کیا جواب ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ خدا گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اور واقعات بتا دینگے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ مصری صاحب نے بھی یہی دعوے کیا ہے۔ کہ ان اردنا الا الحسنیٰ یعنی ان کی آنکھیں نبی کی جماعت میں بگاڑ ہی بگاڑ دیکھتی ہیں۔ اور اپنے نفس میں اصلاح ہی اصلاح پاتی ہیں۔ چنانچہ ایک اشتہار میں وہ لکھتے ہیں۔

"جماعت کے اندر ایک بہت بڑا بگاڑ مثل ہدہ کر کے جو بہت سے لوگوں کو دہریت کی طرف بھیجا چکا ہے اور بہتوں کو لے جانے والا ہے۔ اس کی اصلاح کی ضرورت محسوس کر کے بلکہ اس کو ضروری جان کر اٹھایا ہے"۔

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۳۷ء)

ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ اگر ان کی حالت "شاید تمہارے فہم کا ہی کچھ قصور ہو" کی مصداق نہیں تو پھر:۔

واللہ یشھد انھم لکاذبون

خدا کی گواہی یہ ہے۔ کہ یہ لوگ جھوٹے اور کذاب ہیں۔

اپنے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے قرآنی خزانہ ان گنت آسمانی دلائل کا حامل ہے۔ میں نے مندرجہ بالا پندرہ علامات صرف بطور نمونہ لکھی ہیں میں سمجھتا ہوں۔ ایک عقلمند انسان کے لئے منافقین کی شناخت کے لئے یہ پندرہ قرآنی دلائل کافی ہیں۔ مومنانہ رحمت کے ماتحت میں ان نئے منافقین اور ان کے ساتھ پرانے منافقین سے بھی یہی کہوں گا کہ اب بھی توبہ کریں۔ کہ سچی توبہ بارگاہِ ایزدی میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ اور کوشش کریں۔ کہ آپ الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ کے مصداق بنیں۔ نہ کہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مصداق کہ

عقل پر پردے پڑے سو سو نشاں کو دیکھ کر
نور سے ہو کر الگ چاہا کہ ہو ویں اہل نار

رباعی

میرزا آیا جانشین میرزا کے سامنے
جو جفا جو بھی ہوا۔ ہو گا قضا کے سامنے
ہم نے اپنے سامنے دیکھے تباہ ہوتے ہوئے
سینکڑوں ان کی دعا کے یا بکا کے سامنے

حسن رہتاسی

مصر کا مشہور اخبار المنار اور عقیدۂ وفاتِ مسیح

جماعت احمدیہ کے نظریہ کی مقبولیت

پچھلے دنوں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے بعض خطبات میں یہ ثابت کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو بلحاظ عقائد فتح نمایاں حاصل ہو چکی ہے۔ اور کہ دنیا کا عقلمند طبقہ اب ہرگز ہرگز ہمارے ان صحیح عقائد کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس قدر دلائل حیاتِ مسیح کے عقیدے کے خلاف دئے ہیں اور جتنا زور اس عقیدے کے بطلان پر دیا ہے۔ اور کسی بحث پر نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو قبل اس کے اس عقیدے پر مصر تھے۔ اور اسلام کی بنیاد ہی اس عقیدے پر جمائے بیٹھے تھے۔ آخر حضور کی تحریروں کے آگے سرنگوں ہو کر رہ گئے۔ بعض تو عاجز آ کر یہ کہنے لگ گئے۔ کہ ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے مرنے جینے سے کیا غرض۔ وہ وفات یافتہ ثابت ہوں یا زندہ ہمیں ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اور بعضوں نے تسلیم کر لیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام واقعی وفات پا چکے ہیں۔ بعضوں نے منافقانہ طور پر دونوں طرف ٹانگ اڑائے رکھی۔ اور باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ قرآن کریم سے حیات مسیح ثابت نہیں ہے۔ ان کی وفات کا صفائی کے ساتھ اقرار نہ کر سکے۔

اسی طبقہ میں سے مصر کے ایک اخبار کے ایڈیٹر سید رشید رضا بھی تھے۔ جنہوں نے وفات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھا۔

"ذکر ذالک بالتفصیل غلام احمد القادیانی (علیہ السلام) الھندی فی کتابہ الذی سماہ الھدی وتبصرۃ لمن یری" وذکر فیہ انہ اکتفی بالاجمال انہ یوجد فی بلدۃ (سری نگر) مقبرۃ فیھا مقام نبی جاء بلاد کشمیر من زھاء الف وتسع مئۃ سنۃ یسمی یوز آسف ویقال ان اسمہ الاصلی عیسیٰ وانہ نبی من بنی اسرائیل وانہ ابن الملک وان ھذہ الاقوال مما تلقاہ اھل تلک الدیار عن سلفھم وتذکر فی بعض کتبھم وان دعاۃ النصرانیہ الذین ذھبوا الی ذالک المکان لم یسعھم الا ان قالوا ان ذالک القبر لاحد تلامیذ المسیح او رسلہ و ذکر ایضاً ان اکثر من سبعین اسماً من اسماء اھل ذالک البلد الذین قالوا ان ذالک لقبر ھو قبر المسیح عیسیٰ بن مریم ورسم صورۃ المقبرہ بالقلم واما قبر المسیح فوضعہ فی الکتاب بالرسم الشمسی (الفوتوغرافی) مکتوباً علیہ (مقبرہ عیسیٰ صاحب) وغلام احمد ھذا (علیہ السلام) یعتبر الایواء فی قولہ تعالیٰ (وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ وآوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین) بالھجرۃ الی الھند والالجاء الی تلک البلدۃ فی کشمیر فان الایواء یستعمل فی مقام الانقاذ والتنجیۃ فی الھم والکرب والمصائب والمخاوف واستشھد بقولہ تعالیٰ (واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فآواکم وایدکم بنصرہ) وقولہ حکایۃ (ساوی الی جبل) والربوۃ مکان مرتفع وبلاد کشمیر من اعلا بلاد الدنیا وھی ذات قرار مکین "وماء معین"۔

والمشھور عند المفسرین ان ھذہ الربوۃ ھی رملۃ فلسطین او دمشق الشام ولم آوی اللہ المسیح وامہ الیھما

لما خفی مکانهما فیهما لاسیما اذا کان ذالك بعد محاولة صلبه وتألب الیهود علیه۔ کما یدل علیه لفظ الایواء الذی لم یستعمل فی القرآن الا فی الانقاذ من المکروه کما علم من الامثلة المذکورة آنفاً ومثلها قوله تعالیٰ فی الانصار رضی الله عنهم (والذین آووا ونصروا) وفی یوسف علیه السلام (آوی الیه اخاه) وفی آیة اخریٰ (فلما دخلوا علیٰ یوسف آویٰ الیه ابویه) ولم یکن المسیح قبل تألب الیهود علیه والسعی لقتله وصلبه فی مخافة یحتاج فیها الی الایواء فی مأمن منه فراره الی الهند وموته فی ذالك البلاد ولیس ببعید عقلاً ونقلاً والحق انه لیس من القرآن نص یثبت ان عیسیٰ ینزل من السماء ویحکم فی الارض (المنار ص ۲ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

یعنی یہ امر (یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا وفات پاکر سری نگر کشمیر میں دفن ہونا) غلام احمد قادیانی ہندی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی کتاب الہدیٰ وتبصرۃ لمن یریٰ میں ذکر کیا ہے۔ اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں اجمال سے کام لیا ہے۔ ان کی تحقیق یہ ہے کہ سری نگر کشمیر میں ایک مقبرہ پایا جاتا ہے۔ اس میں ایک نبی کی قبر ہے جو تقریباً انیس سو سال قبل کشمیر میں آیا تھا۔ بظاہر اسے یوز آسف کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس کا اصلی نام عیسیٰ ہے اور وہ بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہے۔ اور کسی بادشاہ کا بیٹا تھا اور یہ معلومات اس علاقہ کے رہنے والے اپنے پہلوں سے نقل کرتے ہیں انہوں نے اپنی بعض کتابوں میں یہ بھی ذکر کیا ہے۔ کہ بعض عیسائی جو کہ وہاں گئے اور انہوں نے یہ مقبرہ دیکھا انہوں نے اس بات کو بوجہ اس کے کہ وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح کو آسمان پر اٹھایا گیا۔ اس بات کو قبول نہ کیا کہ یہ مسیح علیہ السلام کی قبر ہے۔ بلکہ یہ تاویل کی کہ یہ قبر حضرت مسیح کے کسی شاگرد یا کسی رسول کی ہے اور غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی کتاب میں ان لوگوں کے نام بھی لکھے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ قبر مسیح علیہ السلام کی ہے جو تقریباً ۷۰۰ کے قریب ہیں اور مقبرہ کی شکل قلم کے ذریعے ظاہر کی ہے لیکن قبر مسیح علیہ السلام کی تصویر جو کہ کیمرے کے ذریعے لی گئی اپنی کتاب میں درج کی ہے اور اس کے اوپر لکھا ہے کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔

انہوں نے اپنی اس تحقیق کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیت وجعلنا ابن مریم وامه آیة وآویناهما الی ربوة ذات قرار ومعین، پیش کی ہے۔ اور اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور علاقہ کشمیر میں پناہ لی۔ اور لکھا ہے۔ کہ لفظ ایواء ایسے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے جب کہ انسان مصیبت غم کرب اور خوف سے کسی مقام پر جا کر پناہ لے اور قرآن کریم کی بعض آیات انہوں نے بطور استشہاد پیش کی ہیں۔ مثلاً واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فآواکم وایدکم بنصره اور اللہ تعالےٰ کا قول حکایۃً ساٰوی الی جبل۔ اور ”ربوۃ“ کے معنے بلند مقام کے ہوتے ہیں۔ اور بلادِ کشمیر تمام دنیا کے علاقوں میں سے بلحاظ بلندی کے ارفع ہے۔ اور وہی فی الحقیقت قرار معین ہے۔

عام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں ربوہ سے مراد فلسطین یا شام کا علاقہ ہے۔ لیکن ان کا یہ قول (مرزا غلام احمد علیہ السلام) کے مقابلے میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ اگر مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کو بجائے کشمیر کے فلسطین میں یا شام میں اللہ تعالےٰ نے پناہ دی ہوتی تو ضرور ان کے مقام کا فلسطین یا شام میں پتہ لگتا یا کوئی نشان ملتا اور ان کا مقام اس جگہ مخفی نہ رہتا خصوصاً جب کہ یہ واقعہ واقعہ صلیب کے بعد ہوا ہے۔

جیسا کہ لفظ ایواء دلالت کرتا ہے جو کہ قرآن میں صرف شر اور مصیبت سے بچاؤ کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ ان مذکورہ بالا امثلہ سے واضح ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول انصار کے بارے میں والذین آووا ونصروا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں آویٰ الیه اخاه اور دوسری آیت میں فلما دخلوا علیٰ یوسف آویٰ الیه ابویه، پس یہود کی شرارتوں اور منصوبوں سے بچنے کے لئے حضرت مسیح کا ہندوستان کی طرف ہجرت کر جانا اور اس کے بعد ان کا وہیں پر وفات پانا کوئی بعید از عقل بات نہیں ہے اور نہ ہی تاریخی لحاظ سے غلط ثابت ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں کوئی ایسی نص صریح موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو سکے۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور آخری زمانے میں نازل ہونگے۔

کس قدر وضاحت سے صاحب "المنار" نے اپنے اس مقالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیق متعلقہ قبر مسیح کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ قرآن کریم سے حیات مسیح قطعاً ثابت نہیں۔ گویا صاف الفاظ میں حضرت عیسیٰ کی وفات کا اقرار کیا ہے۔

خاکسار:- محمد صدیق مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید مقیم فلسطین۔

احمدیہ سپورٹس کلب کا اعلان

جملہ سرپرستان ومعطیان احمدیہ سپورٹس کلب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنا عطیہ کلب کے کسی ممبر کے نام ارسال نہ فرمائیں۔ بلکہ صرف سیکرٹری یا پریذیڈنٹ (بحیثیت عہدہ) کے ایڈریس پر ارسال کیا کریں کیونکہ عہدہ دار تبدیل ہو جانے سے وصولی میں دقت پیش آتی ہے آئندہ اگر کوئی رقم کسی کے نام پر موصول ہوتی تو اس کی ذمہ داری کلب پر نہیں ہوگی۔

خاکسار:- پریذیڈنٹ احمدیہ سپورٹس کلب قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاش

چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری نور علی صاحب قوم جٹ جالپ سکنہ کی کوٹلی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ یا اگر خود چوہدری غلام احمد صاحب کی نظر سے یہ پرچہ گذرے تو وہ اپنے حالات نقل وحرکت سکونت و روزگار وغیرہ سے اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال

بی اے اور ایم اے بننے کا آسان طریقہ

اگر آپ بی اے پاس کر کے گریجوایٹ بننا چاہتے ہیں۔ مگر کالج کے بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتے تو آپ ہمارے کتب خانہ کی فہرست

علوم مشرقی

مفت طلب فرمائیں اس میں وہ تمام ہدایات درج ہیں جن کے مطابق آپ اپنے فرصت کے لمحات صرف کرنے سے قلیل عرصہ میں گریجوایٹ بن سکتے ہیں اور تمام وہ کاوٹیں جو آپکی ترقی کی راہ میں حائل ہیں دور ہو جائیں گی۔

ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

379

چندہ توسیع مساجد مبارک و اقصیٰ

چودہری فیض احمد صاحب، انسپکٹر بیت المال کے توسط سے توسیع مساجد کی مد میں جن احباب کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں بغرض اطلاع عام شائع کی جاتی ہے۔ اگر کسی دوست کا چندہ درج ہونے سے رہ گیا ہو۔ تو وہ فوراً دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

ماسٹر رحمت اللہ صاحب حیدرآباد سندھ	عہ/
چودہری رحیم بخش صاحب کوٹ احمدیاں	عہ
چودہری شاہدین صاحب کوٹ احمدیاں	عہ
چودہری خوشی محمد صاحب " "	۸/
چودہری امام الدین صاحب و دین محمد صاحب کوٹ احمدیاں	۱۰/
چودہری غلام حیدر صاحب "	عہ/
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صالح صاحب مبلغ کوٹ احمدیاں	عہ
چودہری غلام نبی صاحب کوٹ احمدیاں	عہ/
چودہری امیر الدین صاحب دیہہ ۲۰	سے/
چودہری رحیم بخش صاحب کوٹ احمدیاں	عہ/
چودہری محمد بخش صاحب دیہہ ۲۰	عہ/
میاں بشیر محمد و حیات محمد صاحبان احمدآباد اسٹیٹ	عہ
بابو محمد اسحاق صاحب "	عگا/
شیخ محمد شفیع صاحب "	۸/
میاں مولا بخش صاحب بیلدار محمودآباد اسٹیٹ	ہہ/
مستری عبدالعزیز صاحب "	صہ/
مستری محمد عیسےٰ صاحب ناصرآباد اسٹیٹ	عہ/
سید عبداللہ شاہ صاحب " "	عہ/
چودہری فضل احمد صاحب ٹھیکیدار ناصرآباد اسٹیٹ	عہ/
چودہری مبارک احمد صاحب " "	عہ/
" فتح محمد صاحب " "	صہ/
میاں محمد لطیف صاحب " "	عہ/
چودہری محمد اسماعیل صاحب بیلوکرنا	عگا/
چودہری شریف احمد صاحب " "	سے/
ملک بشیر احمد صاحب مبارک آباد اسٹیٹ	۸/
چودہری محمد شفیع صاحب منیجر "	صہ/
منشی محمود احمد صاحب " "	عہ/
منشی فضل الدین صاحب " "	عہ/
منشی عبدالعزیز صاحب " "	عہ/
خواجہ محمد صادق صاحب " "	۸/

ناظر بیت المال قادیان

ضروری اعلان

فیڈرل پبلک سروس کمشن کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا کے کلرکوں کے لئے جو آئندہ دسمبر میں امتحان ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق درخواستوں کی آخری تاریخ یکم ستمبر ۱۹۳۷ء مقرر تھی۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ تاریخ ۱۵ ستمبر کر دی گئی ہے۔ اس لئے جو نوجوان درخواستیں یکم ستمبر تک نہ بھجوا سکے ہوں۔ وہ ۱۵ ستمبر تک بھجوا سکتے ہیں۔ پہلے اس امتحان کے لئے یہ بھی شرط تھی۔ کہ درخواست کے ساتھ ٹائپ کا سرٹیفکیٹ جو صرف خاص خاص Institutions سے حاصل کیا ہو منسلک کیا جائے۔ لیکن اب سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔ البتہ کامیاب ہونے والے امیدواروں کا ٹائپ کا امتحان بھی ہوگا۔ کم از کم میٹرک پاس درخواست دے سکتے ہیں۔

ناظر امور عامہ

افسران محکمہ تعلیم ضلع گوجرانوالہ سے گذارش

مولوی عبدالرحمٰن صاحب احمدی سابق اول مدرس لدھے والہ کو لالہ دلوی دتا مل صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گوجرانوالہ نے بلا وجہ تبدیل کر کے پرائمری سکول گھرجاکھ میں ایک ہندو مدرس لالہ بدری ناتھ کے ماتحت لگا دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ڈاکخانہ کا الاؤنس بھی چھین لیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کا تعلیمی کام اب تک بہت اچھا رہا ہے۔ افسران معائنہ آپ کی تعریف کرتے رہے ہیں مگر اب وہ سخت مشکلات کی زندگی بسر کر رہے ہیں لدھے والہ میں ایک مقدمہ مولوی صاحب پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب ایک محنتی اور شریف مدرس ہیں۔ ہم افسران بالا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ معاملات کو اچھی طرح تحقیق فرما کر مولوی صاحب کو ... تاکہ ایک مسلمان احمدی مدرس آرام سے زندگی بسر کر سکے۔ (ایک واقف حالات)

ایک قابل فروخت مکان

محلہ دارالرحمت میں ایک پختہ مکان جو پانچ مرلہ میں ہے۔ قابل فروخت ہے۔ مکانیت ایک دالان اور ایک برآمدہ ہے۔ رعائتی قیمت پر فروخت کر دیا جائے گا۔

عبداللہ دفتری نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

بالکل مفت

دور حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل رسالہ

زندہ موت

مفت حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ایم اسماعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ لاہور

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (عگا/) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمےٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بیشمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دواؤں اشربہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہیئے ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورتمند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ بکا گنج سگنج جنکشن یوپی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۵ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنرل سر آرتھر واشوپ ہائی کمشنر فلسطین آج صبح دو ماہ کی رخصت پر فضائی راستہ سے مصر روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں سے وہ برطانیہ جائیں گے۔

کلکتہ ۵ ستمبر محکمہ ڈاک و برقیات نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ اطلاع تک ہندوستان اور چین کے درمیان برقی مواصلات بند رہیں گے البتہ ہانگ کانگ اور مکاؤ کے ساتھ برقی پیغامات کا تبادلہ ہو سکتا ہے۔

الہ آباد ۵ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ سر شاہ محمد سلیمان چیف جسٹس الہ آباد کو فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔ آج ۲½ بجے سہ پہر کو ہائی کورٹ کے تمام جج آپ کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے۔

بنارس ۵ ستمبر بنارس میونسپل بورڈ میں ایک کانگرسی رکن نے اس مطلب کے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہوا ہے۔ کہ حدود بلدیہ میں گائے ذبح کرنے کی ممانعت کر دی جائے اس پر بنارس کے مسلم کانگریسیوں نے پنڈت جواہر لال نہرو صدر انڈین کانگرس کو ایک برقیہ ارسال کیا جس کے جواب میں پنڈت جی نے سیکرٹری کانگرس کمیٹی بنارس کو حسب ذیل ہدایت کی ہے۔ "مصلحت آمیز بات یہی ہے کہ گاؤکشی کی ممانعت ایسے مسائل کا فیصلہ فرقہ وارانہ اصولوں پر نہ کیا جائے۔ اور ایسے مسائل کو مسلمانوں کی امداد اور تعاون سے حل کیا جائے۔ چنانچہ اس مسئلہ کے متعلق بلدیہ میں یک طرفہ ریزولیوشن فرقہ وارانہ مناقشت کو بڑھا دے گا لہٰذا ایسے اقدام سے اجتناب کرنا چاہیئے"۔

شملہ ۵ ستمبر ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بہیٹہ ریلوے سٹیشن کے حادثہ کے متعلق سینیئر انسپکٹر ریلوے نے جو رپورٹ مرتب کی ہے وہ حکومت کو موصول ہو چکی ہیں اہم امور کے پیش نظر حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ ہائی کورٹ کے جج کے ذریعہ جوڈیشل تحقیقات کرائی جائے۔ چنانچہ عنقریب تحقیقات شروع کر دی جائیگی اور حادثہ سے متعلق تمام کاغذات اس جج کے پیش کر دیئے جائیں گے

شملہ ۵ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ انشورنس بل میں جو ترمیمیں کرنے کے نوٹس دئیے گئے ہیں ان کی تعداد انیکھز ار تک جا پہنچی ہے اس سلسلہ میں اسمبلی آفس کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس سے پیشتر اس قدر ترمیمیں کسی بل میں پیش نہیں کی گئیں اور ایک ہزار ترمیمیں ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

بنارس ۵ ستمبر ضلع بنارس کے بعض مقامات سے یہ وحشتناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں متواتر کئی دنوں سے طوفان باد و باراں جاری ہے اور ہر روز طرح طرح کے ہولناک واقعات ہوتے رہتے ہیں مثلاً زمین کے اندر سے گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے اور ایک وسیع رقبہ سے دھوئیں کے بادل کے بادل آسمان کی طرف اٹھ رہے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ طوفان میں درخت جڑ دلیا سے اکھڑ گئے اور مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔

جموں ۵ ستمبر ۳۵ روز کی لگاتار ہڑتال کے بعد شہر جموں میں کاروبار پھر شروع ہو گیا ہے۔ لیکن اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس ہڑتال سے پبلک اور گورنمنٹ کو تقریباً ایک کروڑ روپیہ کا نقصان پہنچا ہے۔ دوسرے شہروں میں بھی جہاں جموں کی ہڑتال کے کھل جانے کی اطلاع پہنچ گئی ہے۔ کاروبار شروع ہو گیا ہے۔

شنگھائی ۵ ستمبر چینی حکام کا بیان ہے کہ ہیکنگ کے باہر یونیورسٹی ۲۰۰ طلبا جان بچانے کے لئے بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے کہ جاپانی فوجوں نے انہیں گھیر لیا۔ اور سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ نانکنگ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنوبی چین میں بھی جنگ چھڑ گئی ہے۔ جاپان کے ایک جنگی جہاز اور چین کے ساحلی توپ خانہ نے ایک دوسرے پر گولہ باری کی۔ آخیر میں جاپانی جہاز پسپا ہو گیا۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے بھی شہر پر بمباری کی۔ لنڈن میں مقیم سفیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ چین اور مغربی دنیا کے مابین بحری تار کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا ہے کیونکہ جاپان کی بحری فوج نے تار کاٹ دیئے ہیں۔

لائل پور ۵ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ٹیپے ہال میں ایک ہندو خاتون کرشنا کماری نے عورتوں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے پردہ کی حمایت کی اور کہا۔ کہ بے پردگی بے حیائی کا دوسرا نام ہے۔ تقریر کے اثر کے ماتحت بہت سی ہندو عورتوں نے باپردہ زندگی بسر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایبٹ آباد ۵ ستمبر سرحد اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر خان صاحب ترتیب وزارت کے سلسلہ میں مختلف پارٹیوں سے مشورے کرنے میں مصروف ہیں۔ آج انہوں نے مولانا ابو الکلام آزاد اور بابو راجندر پرشاد سے بھی ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کانگرسی وزارت حسب ذیل وزراء پر مشتمل ہو گی۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم۔ لالہ بھنجو رام وزیر مالیات خان شمیع جان وزیر تعلیم خان سردار خان طاہر خیلی وزیر ترقیات

شملہ ۵ ستمبر حکومت ہند نے لاہور رچھاؤنی کے مذبح کے متعلق ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مذبح میں ذبح ہونے والے مویشیوں کی تعداد موجودہ مقدار بقدر ایک ہزار کم ہو جائے گی۔ فوجی بجٹ میں ۲ لاکھ ۱۱ ہزار کی کمی ہو جائے گی۔ چھوٹے چھوٹے بیس تیس مذبح بند ہو جائیں گے زراعت صنعت و حرفت باغبانی کے کاروبار کو نفع پہنچے گا۔ اور روزگار کے مزید ذرائع پیدا ہو جائیں گے۔ اس بیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ مذبح تعمیر کرنے سے پہلے ہندو لیڈروں سے دریافت کر لیا گیا تھا۔ لیکن ان لیڈروں کے نام نہیں بتائے گئے۔

کلکتہ ۵ ستمبر آج اسمبلی میں مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ موجودہ وزارت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ وہ اپنے عہد میں شراب کی قطعی ممانعت کر دے۔

الہ آباد ۵ ستمبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات و جیل خانہ جات نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ اور اس کے بعد مسٹر آر۔ ایس پنڈت کی معیت میں جیل کا معائنہ کیا۔ افواہ ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر ایسے سیاسی قیدیوں کا ایک اور جتھا رہا کر دیا جائیگا جو تشدد آمیز جرائم کے مرتکب ہوئے تھے۔

کلکتہ ۵ ستمبر گاندھی جی نے وزیر اعظم بنگال کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے التماس کی ہے کہ چونکہ انڈیمان کے قیدیوں نے دہشت انگیزی کے خلاف اعلان کر دیا ہے۔ لہٰذا انہیں آزاد کر دیا جائے۔ وزیر اعظم نے حکومت کے فیصلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ انڈیمان کے قیدیوں کو واپس بلانے کے سوال پر غور کرنے کے لئے دو ہاؤسوں کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔

سکھر ۵ ستمبر ریلوے ورکشاپ سے ساڑھے سترہ ہزار روپیہ کا جست چوری ہو گیا ہے اس سلسلے میں تین مسلمان کلرک گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی